سوال

(349) میت کی طرف سے قربانی

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

کیا فوت شدگان کی طرف سے قربانی جائز ہے؟ (ایک سائل)

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علىٰ رسول اللہ، أما بعد!

سنن ابی داود (کتاب الضحایا باب الاضحیۃ عن المیت ح 2790) اور جامع ترمذی (ابواب الاضاحی باب ماجاء فی الاضحیۃ عن المیت ح 1495) میں شریک بن عبداللہ القاضی عن ابی الحسنا عن الحکم عن حنش کی سند سے مروی ہے کہ میں نے علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو دیکھا، آپ دو مینڈھوں کی قربانی کرتے تھے میں نے پوچھا: یہ کیا ہے؟ تو انھوں نے فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے وصیت کی تھی کہ میں آپ کی طرف سے قربانی کروں، اس لیے میں آپ کی طرف سے قربانی کرتا ہوں۔ (انتہی)

اس کی سند ضعیف ہے۔ شریک القاضی مدلس تھے اور یہ روایت عن سے ہے۔ ابو الحسناء مجہول راوی ہے۔

(دیکھئے تقریب التہذیب: 5380، اور آثار السنن ص 399 تحت ح 784)

حاکم اور ذہبی رحمۃ اللہ علیہ دونوں کو وہم ہوا ہے۔ انھوں نے اسے الحسن بن الحکم سمجھ کر حدیث کو صحیح کہہ دیا ہے جبکہ ابن الحکم دوسرے راوی تھے اور ابو الحسناء مذکور دوسرا راوی ہے۔

حکم بن عتیبہ بھی مدلس تھے اور (بشرط صحت) عن سے روایت کر رہے ہیں۔ امام ترمذی نے اس روایت کو "غریب" لکھا ہے۔

جب یہ ثابت ہو گیا کہ حدیث مذکور ضعیف ہے۔ تو معلوم ہوا کہ فوت شدگان کی طرف سے قربانی کرنے کا کوئی ثبوت نہیں ہے، اب اگر کوئی شخص ضرور بالضرور قربانی کرنا ہی چاہتا ہے تو اسے چاہیے کہ وہ اسے صدقہ قرار دے کر سارا گوشت مساکین وفقراء میں تقسیم کر دے کیونکہ میت کی طرف سے صدقہ کرنا جائز ہے۔ جس کے بے شمار دلائل ہیں واللہ اعلم) (شہادت مارچ 2001ء)

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاوی علمیہ

جلد1۔اصول، تخریج اور تحقیقِ روایات-صفحہ658

محدث فتویٰ